ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین (القرآن الحکیم)

الہلال

تار کا پتہ
"الہلال کلکتہ"
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

Telegraphic Address,
" Alhilal CALCUTTA "
Telephone, No. 648

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

میر مسئول و خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

جلد ٤ | کلکتہ: چہارشنبہ ۲۹ رجب ۱۳۳۲ ہجری | نمبر ۲۵

Calcutta, Wednesday



دار الفنون قسطنطنیہ کے طلبا اور مدارس خارجیہ کا فٹ بال میچ
جو گذشتہ ماہ میں میدان جامع احمد میں ہوا

قیمت فی پرچہ
ساڑھے تین آنہ

ضرور دیکھیں تو آپ کے سامنے [illegible]

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں [illegible] نٹنگ ([illegible]) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خودباف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا سہل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۱۲۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بے تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی ۲۷۵ روپیہ میں ایسی مشین [illegible] جس سے روزانہ ۲۵ روپیہ بے تکلف حاصل کیجیے

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوے اون جو ضروری ہیں [illegible] کام ختم ہوا - آپکے روزانہ کے اخراجات روپے بھی مل گئے ا پھر لطف یہ کہ ساتھ ہی بننے کے لیے چیزیں بھی [illegible]

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں -

— :o: —

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری ([illegible]) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھ کو چیزوں کی قیمت اور اوصاف سے پوری تشفی ہے -

مسز [illegible] - ([illegible]) بڑی خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں [illegible] روپیہ سے [illegible] روپیہ تک ماہوار [illegible] پیدا کرتی ہوں -

---

نواب نصیر الممالک مرزا شجاعت علی بیگ قونصل ایران

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کو میں جانتا ہوں - یہ کمپنی اس وجہ سے [illegible] کام کرتی ہے [illegible] اچھی کام کررہی ہے اور موزہ وغیرہ خود بنواتی ہے - اسکے ماسوائے کم قیمتی مشین منگا کر ہر شخص [illegible] ضرورت سمجھتا ہوں کہ عوام اسکی مدد کریں -

---

چند مستند اخبارات ہند کی رائے

— * —

بنگالی — موزہ جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپنی نے بنائے ہیں اور جو سودیشی میلہ میں نمائش [illegible] بافت عمدہ ہیں اور بناوٹ بھی اچھی ہے - محنت بھی بہت کم ہے اور ولایتی چیزوں سے سر مو فرق نہیں -

انڈین ڈیلی نیوز — ادرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس کمپنی نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ [illegible]

اس کمپنی کی [illegible] حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر [illegible]

برانچ سول کورٹ روڈ سدکلیل -

نوٹ — پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیج دیا جائیگا -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۶ ایچ - گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
14 McLeod Street,
CALCUTTA
Yearly Subscription Rs. 8
Ha[illegible] 4-12

الہلال

مسئول و رئیس التحریر
احمد مکی الدین ابو الکلام الدہلوی
مقام اشاعت
۱۴ — مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸
سالانہ — ۸ — روپیہ
ششماہی — ۴ — ۱۲ — آنہ

نمبر ۲۶ | کلکتہ : [illegible] شنبہ ۲۹ رجب ۱۳۳۲ ہجری | جلد ۴
Calcutta : Wednesday, Ju[illegible]14.

اطلاع

معاونین کرام الہلال

جن حضرات نے ششماہی قیمت گذشتہ جنوری میں دی تھی یا گذشتہ سال کے جولائی سے سال بھر کیلیے خریدار ہوے تھے ' انکا حساب جون میں ختم ہوگیا ہے - جولائی کا پہلا پرچہ انکی خدمت میں وی پی کیا جانا چاہیے - یا خود انہیں بذریعہ منی آرڈر قیمت بھیج دینی چاہیے -

الحمد للہ کہ الہلال کے دوستوں کا عہد محبت بہت مستحکم و استوار ہے' اور وہ جب ایک مرتبہ بندھجاتا ہے تو بہت کم ٹوٹتا ہے - انکا رشتہ محض کاغذ و سیاہی کی خرید [illegible] جسکی کبھی ضرورت ہوتی ہے اور کبھی ضرورت نہیں ہوتی - دل کے زخموں اور جگر کے داغوں کیلیے بہار و خزاں اور ماہ و سال سب برابر ہیں !

سخن طرازی و دانش ہنر نظیری نیست
قبول دوست مگر نکتہ حزیں کردند !

تاہم یہ موقعہ ہے کہ قیام الہلال کا مسئلہ پیش نظر ہے اور توسیع اشاعت کیلیے احباب کرام سعی فرما رہے ہیں' خریداران قدیم کو بھی اگر الہلال [illegible] کی طرف توجہ دلائی جاے تو غالبا ناموزوں نہوگا - جن [illegible] کی ششماہی قیمت ختم ہوگئی ہے' انکا آیندہ خرید[illegible] ویسی ہی اعانت ہوگی جیسے الہلال کی مالی [illegible] خریدار [illegible] پہنچانا - بلکہ اس سے بھی زیا[illegible]

ان حضرات [illegible] کا دوسرا پرچہ وی - پی - جائیگا [illegible] وصول فرمالے - یا بصورت دیگر اس اطلاع کو دیکھتے ہی [illegible] کو اطلاع [illegible] وی - پی - نہ بھیجا جاے

مسئلہ [illegible]ام الہلال

بکثرت تحریرات اسکے متعلق جمع ہوگئی ہیں جن میں سے صرف ایک دو شائع کی جاسکتی ہیں - سب کیلیے گنجایش نکالنا مشکل ہے - توسیع اشاعت کے علاوہ سب سے زیادہ زور اضافۂ قیمت پر دیا جاتا ہے - بزرگان کرام اور احباب مخلصین کی اس نوازش بیکراں کا نہایت ممنون و متشکر ہوں - انشاء اللہ جولائی کے دوسرے نمبر میں تمام رایوں کا خلاصہ پیش کرنے کی کوشش کرونگا - و نسال اللہ سبحانہ و تعالی ان یہدینا سواء السبیل -

" زمیندار "

" زمیندار " کی اپیل کا فیصلہ ہوگیا - نامنظور ہوئی - آیندہ تفصیل کے ساتھہ واقعات مقدمہ پر نظر ڈالی جائیگی -

مسٹر تلک کی رہائی

مسٹر تلک کی رہائی کے متعلق مختلف افواہیں مشہور تھیں مگر سب غلط نکلیں ' اور وہ ۱۷ جون کو ۱۲ بجے ۲۵ مدت پوری کرچکے گئے -

مسٹر تلک کا بیان ہے کہ رہائی کی خبر ان تک سے مخفی رکھی گئی - ۱۶ ماہ حال یوم دو شنبہ کی [illegible] وقت و منڈلے سے روانہ ہوے اور [illegible] ۱۷ کو رنگون پہنچگئے - اسی وقت ایک [illegible] میں بٹھاے گئے اور وہ مدراس روانہ ہوگیا - مدراس کے سفر میں ۸ دن لگے - ۱۵ ماہ حال کو شب کے وقت جب جہاز سے اترے تو ایک اسپیشل ٹرین تیار تھی - اسمیں بٹھالے گئے اور ٹرین پونا روانہ ہوئی - اس سفر میں پولیس کا ایک محافظ دستہ ہمراہ تھا - ٹرین پونا کے بجاے ہڈپسر میں ٹھہری جو پونا سے دو میل کے فاصلہ پر ایک چھوٹا سا اسٹیشن ہے - یہاں مسٹر گائڈر اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل پولیس' ایک سی - آئی - ڈی انسپکٹر' اور دو اور افسر موجود تھے جنھوں نے انہیں موٹر میں بٹھاکے گھر تک پہنچا دیا -

مسٹر تلک کی صحت اچھی ہے - قید ماندلے میں انہوں نے اپنا وقت زیادہ تر مطالعہ و تصنیف [illegible] میں صرف کیا [illegible] علوم قدیم پر ایک کتاب تین جلدوں میں لکھی ہے جو ہنوز نامکمل ہے -

ایڈیٹر لیڈر آف انڈیا کو معلوم ہوا ہے کہ وہ پہلے انگلستان جائینگے اور اوینک مقدمہ کی اپیل کے متعلق وکلاء اور عدالت دیکھینگے جو پریوی کونسل میں دائر ہے - اسکے بعد جرمنی میں چند سال قیام کرینگے' اور رسالے اگر [illegible] بقیہ زندگی تصنیف و تالیف میں صرف کردینگے -

لیکن اگر مسٹر تلک اب بھی وہی مسٹر تلک ہیں جیسا کہ انہوں نے دنیا کو یقین دلایا تھا' تو ہمیں اس توقع کے ماننے میں تامل ہے' اور اگر سچ نکلے تو افسوس :

تعزیر جرم عشق ہے بے صرفہ محتسب
بڑھتا ہے اور ذوق گنہ یاں سزا کے بعد !

" البلاغ "

یکم جولائی سنہ ۱۹۱۴ع سے ایک ماہوار رسالہ " البلاغ " دارالریاست مالیر کوٹلہ پنجاب سے زیر ایڈیٹری مہدی حسن صاحب شائع ہوگا - جسمیں قومی ' مذہبی ' اخلاقی ' سوشل اور تعلیمی مضامین درج ہوا کرینگے - نصف حصہ عالم نسواں کی اصلی تعلیم اور حمایت حقوق کے لیے وقف ہوگا - اسکے کاغذ ' اعلی لکھائی اور اعلی چھپائی کا خاص التزام کیا گیا ہے - چندہ ۳ روپیہ سالانہ - حجم ۳۲ صفحہ - تقطیع ۲۰ × ۲۶ - درخواست کے ساتھہ چندہ پیشگی وصول ہوے یا وی - پی کی اجازت موصول ہونے پر جاری ہوسکیگا - نمونہ کا پرچہ ۳ - آنہ کے ٹکٹ بھیجکر طلب فرمالیے -

تمام درخواستیں بنام منیجر " البلاغ مالیر کوٹلہ " آنی چاہئیں -

شذرات

خاتمــــه جلــــد چهارم

[illegible]

الہلال کی چوتھی جلد کا یہ آخری پرچہ ہے - اسکے بعد پانچویں جلد یعنی تیسرے سال کی اشاعت شروع ہوگی - فالحمد للہ الذي هدانا لهذا و ما كنا لنهتدي لو لا ان هدانا الله !

ہم کو اس سفر میں نکلے ہوے پورے دو سال ہو گئے - ضروری تھا کہ ایک مرتبہ الہلال کے گذشتہ دو سالہ سوانح و حالات پر نظر ڈالی جاتی ' اور غور کیا جاتا کہ قافلۂ مقصود اور کن منازل میں ابتک [illegible] طلب و جستجو میں رہا یا تعجیل و جستجو [illegible] منازل و قطع کئے ؟ سفر مقصود قطع راہ و طلب منزل [illegible] راہ ہی میں تمام عمر بلکہ پہلی صرف ہوگئی ؟

اسکا سفر گو فی الحقیقت ایک ہی مقصود اصلی کی تلاش تھا جو اسکے تمام کاموں پر حاوی ہے ' لیکن وقت کی ضرورتوں [illegible] کی وسعت کے باعث اور بھی بہت سے مقاصد اسکے ساتھہ لگ گئے تھے -

(تعدد مقاصد و نتائج)

اس نے ایک ہی وقت میں دعوۃ دینیہ کے احیاء اور [illegible] کے ساتھہ متعدد علمی [illegible] کا بھی اپنے اوپر لے لیا تھا ' اور وہ ملک کے جدید لوگوں تمام ظاہری اور باطنی خصوصیات کے ساتھہ اعلی و اکمل مثال کا ایک ہفتہ وار رسالہ بھی پیش کرنا چاہتا تھا - پس اگر اسکے اصلی مقصد دینی اور دعوۃ اسلامی کو بالکل علحدہ کر دیا جائے ' قوم کے مذہبی افکار و اعمال اور سیاسی راہ و معتقدات میں جو عظیم الشان تغیرات و انقلابات ہوے ہیں ' انسے بالکل قطع نظر کرلی جائے ' اور محض اس لحاظ سے دیکھا جائے کہ یورپ کے اعلی درجہ پریس کے نمونے پر وہ اردو کا ایک ادبی ' علمی ' سیاسی ' اور مذہبی رسالہ ہے ' جب بھی اس دو سال کے اندر اسکے کاموں کا ذخیرہ اسقدر وسیع ہے کہ نقد و نظر کیلیے ایک بہت بڑا میدان باقی رہجاتا ہے ' اور یہ سوال سامنے آتا ہے کہ اردو علم ادب اور قوم کے ذوق ادبی و علمی مذاق پر اسکے وجود نے کس قسم کا اثر کیا ؟ اور ان شاخوں میں اسکا سفر ابتک کس قدر راہ طے کرسکا ؟ وقت و حالات کے مقابلے میں اسکی مقدار اسقدر بڑا ہے یا مایوس کرنے والا ؟

(اردو پریس الہلال سے پہلے)

ہندوستانی اردو پریس کی اشاعت و ترویج پر ایک صدی سے زیادہ زمانہ گذر چکا ہے - سنہ ۱۷۹۹ کی چھپی ہوئی کتاب ہمارے پاس موجود ہے - اس عرصے میں صدہا اخبارات و رسائل اردو زبان میں نکلے ' اور انکی تعلیم کی اشاعت کے نئے قسم کے کاموں کا ذوق بھی ایک

[illegible] میں پیدا ہوگیا - [illegible] عجیب بات ہے [illegible] مثال بھی [illegible] اور عمدہ ہفتہ وار رسالہ یا [illegible] ماہوار [illegible] اور انکی ایک [illegible] کی کوشش [illegible]

[illegible] زیادہ تر [illegible] اخبار نکالے گئے اور انہی کوششوں نے قناعت کرلی - [illegible] نکالے جن میں سے رسالہ جسمیں [illegible] کے پنجاب ریویو کو مستثنی کردینے [illegible] تیس چالیس صفحہ سے زیادہ نہوتی تھی ' یا پھر ہفتہ وار اخبارات نکلے جو زیادہ تر پنجاب سے شائع ہوے اور دو چار پریسوں کے عہدہ میں دوبار نکالنے کی بھی کوشش کی -

پھر انکا بھی یہ حال تھا کہ یورپ کے پریس کی کوئی صحیح تقسیم پیش نظر نہ تھی - نہ ہفتہ وار ' نہ روزانہ کی اخباروں اور دنیا بھر کی خبروں کے اکٹھا کردینے کا نام لیا جاتا تھا ' اور کبھی ان میں ہفتہ وار جرنل اور میگزینوں کی تقلید کرکے چند تاریخی مضامین لوگوں سے لکھوا کر شائع کر دیے جاتے تھے یا خریداروں کی دلچسپی کیلیے کوئی ناول شروع کردیا جاتا تھا - سب سے بڑی چیز خود ایڈیٹر یا ایڈیٹوریل اسٹاف کی تلاش و محنت ہے - مگر اردو پریس میں یہ چیز مطلقہ مفقود رہی - ایڈیٹری کا مفہوم اس سے زیادہ نہ تھا کہ باہر کی بھیجی ہوئی مراسلات کو ایک ترتیب خاص کے ساتھہ کاتب کو دیدے جائیں ' اور جب صفحات [illegible] ایک ہو جائیں تو اخبار شائع کردیا - یہی حال ہفتہ وار اخبارات کا تھا ' اور یہی ماہوار رسائل کا - ہم نے ایسے اخباروں اور رسالوں کا حال بالکل معلوم نہیں جنمیں خود ایڈیٹر یا ایڈیٹوریل اسٹاف اول سے لیکر آخر تک مضامین لکھتا ہو یا خاص اہتمام سے لکھواے جاتے ہوں - اخبار اور رسالے کا ایک ادبی یا علمی معیار [illegible] قائم کرلینا اور پھر صرف انہی چیزوں کو درج کرنا جو اسکے مناسب [illegible] اسکا تو شاید خیال بھی بہت کم لوگوں کو ہوا ہوگا - (تہذیب الاخلاق اس بحث سے مستثنی ہے)

یورپ میں " ہفتہ وار رسائل " پریس کا ایک خاص درجہ ہے [illegible]

[illegible]

بدرجہا اچھے ہے

(الهـــلال)

اس دور میں الہلال ایک صحیح [illegible] اسوقت تک بڑی سے بڑی جماعت اور کمپنی بھی شروع نہ کرسکی تھی ' الہلال نے بطور خود علی اللہ محض ایک فرد واحد کے دل و دماغ اور شخصی اسباب و وسائل کے ساتھہ یکا یک شروع کر دیا ' اور اس حالت میں شروع کیا کہ نہ تو سرمایہ کیلیے کوئی مشترکہ کمپنی تھی ' نہ انتظام و ادارہ کیلیے کوئی جماعت - نہ تو ایڈیٹوریل اسٹاف کیلیے اہل قلم کی اعانت میسر تھی ' اور نہ ملک میں ارباب تصنیف و تالیف کا کوئی ایسا گروہ موجود جو یورپ کی طرح اعلی درجہ کے مقالات و تراجم سے مدد دینے کیلیے مستعد و اہل ہو - اس نے ظاہری شکل و صورت کے لحاظ سے اس پریس کی

تذلیل [illegible] خاص [illegible] حالانکہ قیمتوں [illegible]
بیس [illegible] ترتیب مضـ[illegible] کثرت
مواد اور [illegible] سے ان رسالوں کا مقابلہ
کیا جاتا [illegible] اوراب علم و تصنیف کی بڑی بڑی
جماعتوں کے ہاتھوں سے ہوتی ہے ' اور رسالے کے ایک ایک باب
اور ایک ایک کالم کیلیے ایک ایک اڈیٹر مخصوص [illegible]
تاہم ابناے ملت کی علم حالت سے [illegible] نہ تھی [illegible]
کی مقدار میں بھی یورپ کی تقلید کرتا ' او[illegible]
الرجال اور افلاس علم و مذاق سے اسکا موقعہ [illegible]
معین و مددگار گروہ کو اپنے ساتھہ دیکھتا - ایک [illegible]
ہی قلم سے خالص دینی افکار و جذبات کے [illegible]
لکھے جاتے تھے ' سیاسی مسائل و معاملات پر بھی بحث ہوتی
تھی ' ادبی و انشائی مضامین بھی ترتیب پاتے تھے - علمی ابواب
و تراجم کی بھی فکر کی جاتی تھی ' اور ان سب میں اپنے انداز
مخصوص اور معیار کار کا قائم رکھنا بھی ضروری تھا -

پھر ایک خاص مقصد دینی اور دعوۃ اسلامی کا اعلان بھی اسکے پیش نظر تھا ' اور اپنے سیاسی معتقدات کی وجہ سے (جو اسکے عقیدے میں اسکے خالص دینی معتقدات تھے) طرح طرح کے موانع و مصائب سے بھی ہر آن و ہر لمحہ محصور رہنا پڑتا تھا جو بڑی بڑی با اقتدار طاقتوں کی طرف سے پیدا کی جاتی تھیں اور ہر طرح کی قوتیں اگر ساتھہ کام کرتیں تھیں - صحت سے محرومی ' قوای ضعف و ضمحلال ' زندگی کے بے شمار پیش آنے والے حوادث [illegible] حیات شخصی کی عام مشکلات و صعوبات ان کے علاوہ تھیں [illegible] سب کو بھی اگر اضافہ کردیا جاے تو فی الحقیقت [illegible] اور مقصدوں کے ہجوم اور اسباب و قوی کی قلت و ضعف [illegible] تقابل و تضاد کے اجتماع کا ایک عجیب و غریب نمونہ تھا !

(انحـــاد و استـــعانت لقـــائم)

لیکن باایں ہمہ اسباب تحیر و واماندگی ' الحمد للہ کہ چار شش ماہیاں اسیطرح گذر چکی ہیں ' اور اسکا سفر کاموں کی ہر شاخ میں نہ توقف و تامل جاری رہا ہے - پس ان تمام حالات کی بنا پر نہایت ضروری تھا کہ اس سفر کے نتائج پر پوری تفصیل و تشریح سے نظر نقد و [illegible] ڈالی جاتی ' اور اندازہ کیا جاتا کہ جو نہ [illegible] ہندوستان کی [illegible] حالت [illegible] اور دور [illegible] ارادہ ' [illegible] ایک سے [illegible] ' ایک [illegible] مخصوص امرا ' [illegible] اور [illegible] کاروں [illegible] ؟ اور [illegible] اسکے لیے کچھہ نہ تھا ' تو خدا اور خدا کی غیبی نصرت فرمائیوں اور دستگیریوں نے اسکے لیے کیا کیا ؟

بخاک راہ ارادتگ بروے کرد آلود
نشستہ ایم بدریوزہ تا چہا بخشند !

چنانچہ تقریباً ہر جلد کے اختتام اور نئی جلد کے فاتحۂ آغاز کے موقعہ پر ارادہ کیا گیا کہ الہلال کی تمام گذشتہ جلدوں پر ایک تفصیلی نظر ڈالی جاے ' اور اسکے کاموں کی ہر ہر شاخ پر علحدہ علحدہ بحث کی جاے ' لیکن پھر خیال ہوا کہ اپنے کاموں پر خود اپنی نظر ڈالنے کی جگہ بہتر ہے کہ اسے اوروں کی نظر و راے پر چھوڑ دیا جاے - انسان کو اگر صرف اپنی نیت اور ارادہ کے احتساب کی مہلت ملجاے تو یہی بہت بڑی توفیق ہے ' کاموں اور اسکے نتائج کا احتساب دوسرے ہی صحیح کرسکتے ہیں - اور انہیں پر چھوڑ دینا چاہیے !

بے پردہ تاب محرمی راز ما مجوے
خوں گشتن دل از مژہ و استیں شناس

چنانچہ اسی خیال کا نتیجہ ہے کہ نئی جلد کا فاتحۂ آغاز لکھتے ہوے جب ابھی [illegible] قالب [illegible] گئی ' تو صرف دعوۃ دینیہ کے [illegible] اور اسکے نتائج پر بھی [illegible] نہایت اجمال و ایجاز [illegible] و اشاعۃ کی طرف اشارہ کرکے کار و بار [illegible] و مواعظ مہمہ کے پیش کردینے ہی کو کافی سمجھا گیا - حالانکہ اسکی حیثیتیں متعدد اور اسکے اثرات بے شمار تھے - وہ احیاء تعلیمات صادقۂ اسلامیہ کا داعی تھا ' اسلام کی سنت حریۃ کی تجدید اور جہاد حق و عدالۃ کی طرف بلاتا تھا ' علم و ادب اسکا موضوع خاص تھا ' طرز تحریر مقالات و انشاء فصول و رسائل میں وہ ایک اسلوب جدید اور انداز نو رکھتا تھا ' اس نے اردو کی صحافۃ کی ہر شاخ میں اپنی راہ سب سے الگ نکالی تھی ' اور اصولی باتوں سے لیکر چھوٹی چھوٹی جزئیات تک میں دوسروں کی تقلید کی جگہ وہ خود اپنا اسوہ دوسروں کے سامنے پیش کرنا چاہتا تھا - پس اسکے وجود کے نتائج و اثرات پر نظر ڈالنے اور ان عظیم الشان [illegible] شمار کرنے کیلیے [illegible] علم ادب و صحافۃ میں اس [illegible] قلیل مدت کے اندر ظاہر ہوئے ' کاموں کی [illegible] سامنے آتی تھیں - تاہم ہم نے اس داستان طویل کو [illegible] نہ چھیڑا اور صرف اسکے مقصد اولی کے تذکرہ ہی پر اکتفا کیا -

آج بھی کہ بحمد للہ و بعونہ چوتھی جلد کا اتمام اور نئی جلد کا استفتاح درپیش ہے ' ہم مناسب نہیں سمجھتے کہ قارئین کرام کا وقت عزیز اس بحث میں ضائع کریں - علی الخصوص اس وجہ سے بھی کہ اگر یہ حکایت شروع کی گئی تو قدم قدم پر ایسے مواقع پیش آئینگے جنہیں شکر و ادعا [illegible] مشکل ہوگا ' اور یہ غذاے مہلک نفس خواہش کو جستدر بھی کم میسر آے بہتر ہے -

(حـــاصـــل گـــذارش)

ہم کو اپنے سفر میں نکلے ہوے دو سال ہوگئے - ہمارا سفر تاریکی میں نہ تھا ' بلکہ دن پہر کی روشنی میں تھا اور دنیا اسے دیکھہ رہی تھی - ہم اگر حرکت میں رہے ہیں تو اسپر پردہ نہیں پڑا ہے ' اور اگر جمود و غفلت میں کوشہ کے گوشہ رہگئے ہیں تو وہ بھی کوئی راز نہیں ہے - اگر اپنے سفر کا کچھہ حصہ طے کرسکے ہیں تو دیکھنے والے اسکی شہادت دیسکتے ہیں ' اور اگر راہ کی دشواریوں سے واماندہ رہگئے ہیں تو ہمت کا تزلزل اور قدم کی لغزش بھی بر سر بازار ہے - منزل بالکل نئی تھی ' اور اپنے سفر کیلیے خود ہی ایک نئی راہ نکالی گئی تھی - نہ تو ہمارے سامنے نمونہ تھا اور نہ کوئی راہنمائی کی مشعل روشنی !

لب خشک رفت و دامن پرفیض نہ گرد
زاں چشمہ کہ خضر و سکندر وضو کنند

قوموں اور جماعتوں میں انقلاب و تغیر کی دعوتوں کے نفوذ کا کام ایک ایسا دشوار گذار سفر ہے کہ اگر قرنوں کی بادیہ پیمائی اور قرنوں کی جاں سپاری کا ایک قدم بھی طے ہوجاتا ہے ' تو اس کی کامیابی رشک انگیز اور اسکی فتح مندی جشن و نشاط کی مستحق ہوتی ہے - ایک ٹوٹتی ہوئی دیوار کو گرا کر

کی دیوار کے بنانے کیلیے اس قدر سامان اور وقت مطلوب ہوتا ہے ؟ پھر ان لوگوں کیلیے تو وقت کا کوئی سوال ہی نہ ہو چاہیے جو معتقدات و اعمال کی ایک پوری آبادی کو منہدم کرنا چاہتے ہوں، اور صرف کسی دیوار اور محراب ہی کو نہیں بلکہ شہر کی تمام عمارتوں کو از سر نو بنانے کے آرزو مند ہوں ●

[illegible]

پس [illegible] مدت میں اپنے سفر کا بڑا حصہ طے کرلیا اور منزل مقصود کے قریب پہنچ گئے، کیونکہ منزل تک پہنچنے کا ان لوگوں کو اعتقاد نہیں ہوا کرتا ہے جو اسکی تلاش میں نکلنا چاہتے ہیں - البتہ ہمارا ضمیر مطمئن ہے کہ ہم نے سفر کا اعلان کیا تھا، اور الحمد للہ کہ پیہم سفر ہی میں رہے، اور اگر اس منزل مقصود سے قریب تر نہ ہوئے جہانتک ہمیں پہنچنا ہے، تو اس منزل سے بعید تر تو ضرور ہوگئے جہاں سے ہم نے سفر شروع کیا تھا - اس راہ کے مسافر کیلیے یہی کامیابی [illegible] کا خیال ہی مقصود [illegible] کم از حصول [illegible]

رہ روان را خستگی [illegible]
عشق خود راہست و ہم خود منزل ست !

ہم کو اپنے دنوں کی خوبی کا دعوا نہیں ہے، لیکن جن حالات اور جن بے سرو سامانیوں میں ہم کر رہے ہیں اسکے لیے یہ قلب مسرور ہیں، وہ بھی انسانوں سے نہیں کیونکہ [illegible] کو [illegible] کی شکایت [illegible] ہے - یہ [illegible] سے [illegible] میں [illegible] عاجز رہی ہے - [illegible] الـسـ[illegible] واعتصم من اللہ [illegible]

[illegible] ضروری مطالب اس موقعہ پر بالاختصار ظاہر کرنے کی [illegible] - [illegible] کا [illegible] ہے اور [illegible] - [illegible] ہے - [illegible] ہے - [illegible] ہے [illegible] - [illegible] ہے، [illegible] ہے - [illegible] تو نہ اتنا قصور ہے ۔

[illegible] جو [illegible] [illegible] اللہ کی توفیق کا [illegible] ہے [illegible] عالمین سے [illegible] [illegible] ہے

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین - والعاقبۃ للمتقین -

[illegible] کراچی

[illegible] درخواست کی نقل [illegible] ہے جو کراچی کے [illegible] "عظیم" کے متعلق محمد ھاشم شاہ صاحب [illegible] کراچی کی عدالت میں داخل کی [illegible] روانہ کیا گیا ہے - ہم اسکا خلاصہ [illegible] مزید تفصیل اس ابتدائی حملہ کی [illegible] کے اندر دنیا کی سب سے اچھی [illegible]

[illegible] بموجب اس علاقے کے حوالات [illegible] رہا تھا ۔

(۲) [illegible] میں ایک فلم کا نام "عظیم" درج ہے -

(۳) چوتھی تاریخ کی رات کو مسٹر [illegible] پکچر پیلیس میں تماشہ دیکھنے گیا جہاں اس نے وہ تصویر بھی دیکھی جسکا نام "عظیم" ہے - پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے کوچی مہمانداروں میں سے ایک شخص مسمی عظیم کی بی بی سالکہ پر عاشق ہوجاتے ہیں اور عظیم کو لڑائی پر بھیجتے ہیں تاکہ سالکہ کو حاصل کرسکیں - "عظیم" سالکہ سے رخصت ہوکر لڑائی پر روانہ ہوتا ہے - پیغمبر اسلام (صلعم) اپنے غلاموں میں سے ایک غلام کو سالکہ کے پاس بھیجتے ہیں کہ وہ اسکو "عظیم" کے لڑائی میں مارے جانے کی جھوٹی خبر سنا دے - یہ [illegible] خبر لگتی ہے کہ [illegible] بی بی پیغمبر اسلام کے [illegible] وہ انکے پاس جاتا ہے، مگر [illegible] میں نہ سالکہ [illegible] - پھر [illegible] (رسول اکرم) بہت [illegible] "عظیم" سے کہتے ہیں کہ [illegible] سے جس کو چاہو اپنی بی بی بنانے کیلیے پسند کرو - وہ انکار کرتا ہے اور اس پریشانی میں اپنے گھر چلا جاتا ہے - گھر کے قریب عظیم کو اطلاع ملتی ہے کہ واقعی سالکہ زندہ ہے اور (پیغمبر اسلام صلعم) کے قبضہ میں ہے - وہ غضبناک ہوکر رسول اللہ (صلعم) کی حرم میں تلوار لیکر جاتا ہے - اور اپنی بی بی کو چھڑانا چاہتا ہے - پیغمبر اسلام (صلعم) چھپ جاتے ہیں اور سالکہ کو ترغیب دیتے ہیں کہ وہ زہر کھالے - [illegible] "عظیم" [illegible]

[illegible] ہم میں مشغول [illegible] اسکو [illegible]

(۵) بہت سے مسلمانوں نے جو اس وقت موجود تھے اپنی ناراضگی کا اظہار بسبب [illegible] کیا تھا، لیکن انکی توجہ نہیں کی گئی۔ اس تماشہ سے سینکڑوں مسلمانوں میں جوش پیدا ہوگیا ہے - اگر اسکو فوراً بند نہ کیا گیا تو یقیناً بلوہ اور خونریزی ہوجائیگی - ایک پیر صاحب کو جو اسوقت وہاں موجود تھے، بمشکل روکا گیا، ورنہ وہ ترکی قونصل کو تار دینے پر آمادہ تھے -

ملزم نے یقیناً دفعہ ۲۹۸ تعزیرات ہند کے بموجب ارتکاب جرم کیا ہے اور التجا کی جاتی ہے کہ اسکے ساتھ بموجب قانون عملدرآمد کیا جاے۔

(دستخط) جی ایم میک آنیری وکیل استغاثہ -

(دستخط) محمد ھاشم - مستغیث کراچی -

بريد فرنگ

تلخيص [illegible] و اقتباس

انجمن [illegible] [illegible]
" [illegible] " کے نام ایک خط میں لکھتے ہیں [illegible]

" سابق انجمن عثمانی کے بانی اور موجودہ انجمن انگریزی و عثمانی کے سکریٹری کی حیثیت سے میں اعلان کرتا ہوں کہ [illegible] منظم جماعت کیلیے جو یہ کہتی ہو کہ وہ عثمانی شہنشاہی اور عثمانی رعایا کے ساتھہ انصاف کرنے کی حامی ہے (یعنی انگلستان کے لیے) یہ ایک اخلاقی خودکشی ہے کہ وہ نہ صرف فرانس کے مرسیو پیرلوٹی بلکہ روسی اخبار نوبی ورامیا کے مراسلہ نگار موسیو میشکوف اور انکے علاوہ اور بیس یورپین ارباب صحافت کی قاطع و عدلی شہادات کے ہوتے ہوے بھی بالکل خاموش رہے ا ان شہادتوں سے ان جگر پاش مظالم کے حالات معلوم ہوتے ہیں جو مظلوم مسلمانوں پر بلاد بلقان و البانیا میں بے دردانہ کیے جا رہے ہیں "

[illegible] بخارست [illegible] کی وجہ سے بلقان کی [illegible] کے متعلق حال میں [illegible] تصریحات کی سمجھی [illegible] مسٹر ایل والف [illegible] مشہور سیاست نگار ہیں ' اسکی نسبت [illegible] لکھتے ہیں :

" اس اصول (یعنی تصدیق دول کے اصول) کو اگر کسیقدر توسیع کے ساتھہ تبدیل کیا جاے ' تو اسکے معنی یہ ہونگے کہ دولۃ عثمانیہ کے خاتمہ (لا قدر اللہ) کا نتیجہ امن یورپ کا خطرہ میں پڑجانا ہے ' اسلیے چاہیے کہ اسکی مقبوضات کی دوبارہ تقسیم یورپ کے اتفاق اور اقتدار کے ساتھہ عمل میں آے -

یہ اصول [illegible] تاریخی کے عالم میں سنہ ۱۸۲۰ ' ۱۸۴۰ ' [illegible] میں مانا گیا ' مگر صاف طور پر اسکی منظوری [illegible] برلن کانگرس میں ہوا - برلن کانگرس سے پہلے [illegible] کی سلامتی و خود مختاری " کا پر [illegible] ۱۸۷۸ع میں اپنی اصلی شکل میں [illegible] اسکی قانون نیمسوت دی کا واقعہ [illegible] تھی کہ " جنگ بے روس اور دولۃ عثمانیہ [illegible] اور انہیں اختیار ہے کہ جسطرح چاہیں مسئلہ [illegible] "

اس " فرض کردہ اصول " کے خلاف سب سے پہلے آسٹریا نے آواز بلند کی - کونٹ بیاست Beust نے لارڈ گرینی کو ایک نوٹ میں لکھا کہ یورپ کے معاهدوں نے سیاست مشرقیہ کا جو نظام قائم کردیا ہے ' اسمیں جب کسی قسم کا تغیر کیا جاے تو ضرور ہے کہ اسے یورپ کی منظوری حاصل ہو - انگلستان نے اس اصول سے اتفاق کیا - اسکے بعد لارڈ سالسبری نے معاهدہ سیفتہ اسٹی فانو کو یورپ کی کسی کانگریس کے حوالہ کردینے کے لیے جو مراسلہ لکھا تھا ' اسمیں اس اصول کو اسطرح بیان کیا تھا :

" کوئی معاهدہ جو حکومت روس اور باب عالی میں ہوگا اور جسکا اثر سنہ ۱۸۵۶ اور سنہ ۱۸۷۱ کے معاهدوں پر پڑتا ہوگا " وہ اسوقت تک ہرگز جائز نہیں قرار پائیگا جب تک کہ وہ سلطنتیں بھی اسے منظور نہ کرلیں ' جو ان میں شریک تہیں "

اسکو خود روس اور تمام یورپ [illegible] نے منظور کرلیا - اسی سے وہ قانون پیدا ہوا جسے " تصدیق دول " سے موسوم کرنا چاہیے - یعنی جب تک دول سته تصدیق نہ کریں ' ترکی کے متعلق کوئی معاهدہ معتبر نہیں ہو سکتا -

پس [illegible] میں نہیں آتا کہ اس کا تعلق عہد نامۂ بخارست [illegible] ؟ [illegible] صحیح وجہ نہیں موجود نہیں -

[illegible] اقتدارانہ تقسیم سے [illegible] حد تک وسیع ہوگئے ہیں ' مگر یہاں تو [illegible]

بہرحال جس چیز کو کونٹ بی است " سیاست شرقیہ کا نظام " کہتا ہے ' وہ سنہ ۱۸۷۸ ع سے کلیتاً محض زمین یا سیادت و برتری ہی کا سوال نہیں رہا ہے - درحقیقت دول نے شروع ہی میں یہ محسوس کرلیا تھا کہ ان کے فیصلہ سے جس آبادی پر اثر پڑیگا ' اسکی بہبودی و فلاح کی ذمہ داری جب تک وہ اپنے اوپر نہ لیلے اسوقت تک بلقان کے جغرافیۂ سیاسی کی نگرانی کا انہیں کوئی حق نہیں - اسی سنہ ۱۸۳۰ میں یونان اور سنہ ۱۸۵۸ میں رومانیا کی کامل ترین مذہبی اور ملکی آزادی کے حصول پر اصرار کیا گیا تھا - لیکن معاهدۂ برلن میں ان شرائط نے وسیع تر دائرہ اختیار کرلیا اور مشرق ادنی کی تمام سلطنتوں کی بقاء ' ہر قسم کی مذہبی اور ملکی مجبوریوں کے انسداد اور ہر طبقۂ رعایا کے مساویانہ اور آزادانہ سلوک سے مشروط ہوگئی - یہ ذمہ داری ہمیشہ کی طرح آج بھی موجود ہے - اسلیے دول کا فرض ہے کہ وہ دیکھیں کہ اس " نظام سیاست " کو عہد نامہ بخارست سے صدمہ تو نہیں پہنچ رہا ہے ؟

البانیا کا ہنگامۂ رستخیز ہنوز ایک غیر منحل عقدہ ہے - یورپ کی تازہ ڈاک بھی اسپر کوئی مزید روشنی نہیں ڈالتی - مسلمانوں کا خروج ' اسد پاشا کی انتقامی حکومت ' اسکے صلہ میں جلا وطنی ' ابتداً مسلمانوں کی اسکے ساتھہ سرد مہری ' پھر ہمدردی ' یہ واقعات کچھہ اسدرجہ پیچیدہ ہیں کہ ہنوز انکی تشریح قبل از وقت ہوگی -

---

لیکن انگریزی سیاست خارجیہ کا نے انہا ضابط و معظمی مدام " نیر ایست " واقعات کی پیچیدگی اور حقیقت کے اخفاء کو تسلیم کرتے ہوے اپنے مجتہدانہ قیاس سے ایک حل پیش کرتا ہے -

اسکے نزدیک اس طلسم کی کنجی علم برداران خروج کا اسلام ہے - یہ تسلیم کرنے کے بعد کہ یہ لوگ مسلمان ہیں ' آپ واقعات کا گم شدہ نظام ملجاتا ہے - " یعنی مسلمانوں کو شکایت ہے کہ شہزادہ وید کی منظور نظر صرف عیسائی آبادی ہے - خود مختاری کے ثمرات سے صرف عیسائیوں ہی کے دامن مالا مال ہو رہے ہیں - پس انکے خروج کا اصلی محرک یہی خیال تھا - پہلے اسد پاشا کے متعلق مسلمانوں کا خیال ہوا کہ وہ انکو شہزادہ وید کی نظر عنایت سے محروم کرنا چاہتا ہے - اس خیال کو اس واقعہ سے اور بھی تقویت ہوتی تھی کہ مسلمان فیوڈل سسٹم (۱) کے خلاف اور اسد پاشا اسکا حامی تھا - اس لیے جب وہ درزو پہونچے تو انکو اس سے کوئی ہمدردی نہ تھی ' مگر جب انہوں نے دیکھا کہ انکے مقابلہ کے لیے صرف عیسائی بھیجے گئے ہیں اور نیز یہ کہ اسد پاشا ایک مسلمان (اگرچہ وہ مسلمانوں کا دشمن اور عیسائیوں کا حامی ہے) جلا وطن

---

(۱) فیوڈل سسٹم " سے مقصود وہ طرز حکومت ہے جسمیں ایک مرکزی طاقت کی جگہہ مختلف چھوٹے چھوٹے رؤساء اور مالکان اراضی و املاک با اقتدار ہوں اور اپنی اپنی رعیتوں کو اپنے سیف سے قائم رکھیں - قدیم یورپ اور اسلام میں دولۃ سلجوقی وغیرہ کا بھی طرز حکومت تھا - [illegible] انگلستان [illegible] [illegible]

کیا جا رہا ہے ' تو انہیں محسوس ہوا کہ مذہبی تفریق او جسکو وہ سمجھنے تھے ' حقیقت میں اس لہر سے زمانہ سکیں ہے - اسلیے فوراً وہ اسکے ہمدرد ہوگئے "

مسئلۂ خروج البانیا کا یہ فلسفہ ہے جو انگلستان کے اخبارات پیش کررہے ہیں !

یہ حل کس حد تک تشفی بخش ہے ؟ اور اسکے اندر کونسی روح کام کر رہی [illegible] کا اندازہ قارئین کرام خود کر سکتے ہیں - [illegible] اہل [illegible] سیاسی عرصہ سے صرف یہی کام کرتے آئے ہیں کہ اپنے جرائم کو اپنے حریفوں کے سر الزام رکھکر پوشیدہ کریں !

واقعہ کی اہمیت کو کم کرنے کے لیے رپورٹ میں لکھا گیا ہے کہ البانیا کے انقلابی " صرف دہقانیوں اور کسانوں کی ایک غیر ترتیب یافتہ جماعت ہے جسمیں کوئی معتبر شخص نہ تھا " مگر شاید اس تعبیر کی تصنیف کے وقت یہ خیال نہ رہا کہ جب اس تحقیر آمیز بیان کے ساتھہ یورپ کے قرار دادہ شہزادہ کے فرار ' تمام شہر کے خوف زدہ ہوجانے ' اور جندرمہ (فوجی پولیس) کی گرفتاری کی خبریں بھی شائع ہونگی ' تو اسوقت البانی حکومت کی کمزوری اور غریب شہزادہ کی بزدلی کا سوال بھی قدرتاً پیدا ہوجائیگا - جنانچہ جن اخبارات نے شہزادہ وِد کے انتخاب سے اختلاف کیا تھا ' وہ ایک طرف رہے ' خود ٹیمز " سے بھی " معتبراً لکھا ہوا ہے : " اس واقعہ سے سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا شہزادہ وِد بغیر یورپ کی فوجی اعانت کے حکومت چلا بھی سکتا ہے یا نہیں ؟ "

شہزادہ کے رفقا میں جن لوگوں پر سازش کا شک تھا ' ان میں اسٹریا کا وزیر بھی ہے - اسلیے حکومت آسٹریا نے اعلان کیا ہے کہ " اس کا وزیر شہزادہ کے عامیانہ فرار کا ذمہ دار نہیں ہوسکتا - وہ اطالی وزیر کے مشورہ سے ہوا ہے " تعجب ہے کہ ایک جرمن شہزادہ نے ایک ایسے شخص کو جو فوجی و نجات کے باب میں قابل مشورہ نہیں سمجھا ' جسکی فوجی شجاعت کی حقیقت سمندر [illegible] و طرابلس میں ظاہر ہوچکی ہے ؟

حکومت اطالیہ کے استعماری حوصلے روز بروز بڑھتے رہے ہیں - طرابلس کی فتح ابتک ابھی تک حاصل نہیں ہوسکی ہے ' لیکن اسکا ہاتھ یورپ کے [illegible] ([illegible]) کی طرف بھی بڑھنے سے باز نہیں آتا - اب اسکی پیش نظر ایشیائے کوچک ہے !

طرابلس کی طرح اس موقع پر بھی برطانی سیاست اسکی تائید ([illegible]) ایک حد تک اسکی باطر ابتک کرتی رہی ہے ' [illegible] کے متعلق ایک برطانی کمپنی کو اسکے استعمال کا دعوی تھا - حکومت اطالیا اسکے مقابلہ میں کوشش کرتی رہی ' [illegible] سے قبولی حاصل ہوگئی - [illegible] اور حکومت اطالیا میں ایک معاہدہ ہوا ہے جسکی تفصیل ابھی معلوم نہیں - لیکن اطالی وزیر خارجیہ کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] سمجھا ہے - [illegible] ایک اخبار میں اسکی طرف اشارہ کرتے ہوے [illegible] " [illegible] قدم ہے جو غالباً [illegible] ثابت ہوگا "

اس اخبار میں ایشیاء کوچک کے اندر اسی قسم کی دوسری [illegible] کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے -

[illegible] سمجھہ رہی ہے یہاں تک کہ طرابلس [illegible] ثابت ہوگا ' کیونکہ یہ ترکوں کا اصلی وطن ہے [illegible]

مدارس اسلامیہ

١٠ مئی کا جلسۂ دھلی

(ازجناب [illegible] الملک حکیم محمد [illegible] صاحب)

١٠ مئی کے جلسہ کے بعد میں پھر جلد [illegible] آگیا - لیکن میں برابر اسلامی اخباروں میں ان تمام مضامین کو پڑھتا رہا جو اس جلسہ کے متعلق معزز اڈیٹروں اور نامہ نگاروں نے لکھے یا اب تک لکھہ رہے ہیں ...... مجھے افسوس کے ساتھہ کہنا پڑتا ہے کہ میں نے ان واقعات کے بہلو میں جو مختلف اخباروں میں درج کئے گئے ہیں ' صداقت کی روشنی بہت کم دیکھی -

جن بزرگوں نے اب تک ١٠ مئی کے جلسہ پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے ' ان میں سے بعض حضرات کے متعلق میرا یقین ہے کہ انہیں صحیح اور کافی معلومات کے حاصل کرنیکا وقت نہیں ملا ہے ' اس لیے وہ ندوہ کے الجھے ہوے واقعات کے سلجھانے سے قاصر رہے ہیں - لیکن جو کچھہ وہ لکھہ رہے ہیں آپ وہ صحیح سمجھہ رہے ہیں - ان بزرگوں کے علاوہ دوسرے حضرات وہ ہیں جو اپنے خیالات کے ساتھہ واقعات کو مطابق کرنے کی خواہش مند ہیں ' اور [illegible] ١٠ مئی کے جلسہ کے واقعات کو ملاحظہ فرمانے کی تکلیف [illegible] [illegible] جب کوئی چیز [illegible] [illegible] کو اپنا لکھتے ہیں ' تاکہ وہ [illegible] جھوٹی اور معتبر معلوم ہو ' اور اس طرح وہ اپنے دل کے [illegible] مخصوص دلی اور [illegible] رہے ہیں !

میں چاہتا ہوں کہ ایک مرتبہ اپنے قلم سے ان واقعات کو جو صورت عام میں صحیح اور واقعی ہیں ' اہل اسلام کے سامنے پیش کردوں ' اور پھر اپنی طرف سے اس بحث کا دروازہ بند کردوں - دوسروں کو اختیار ہے کہ وہ جس وقت تک چاہیں اور جس طریقہ کے ساتھہ چاہیں اس بحث کو جاری رکھیں -

سب سے پہلے میں ١٠ مئی کے جلسہ [illegible] ضرورت پر کچھہ لکھونگا ' اس کے بعد جلسہ کے حالات [illegible] کے انکم سے بحث کرونگا - اگرچہ یہ تمام [illegible] مگر میں کوشش کرونگا کہ مختصر [illegible]

(ضرورت جلسہ کی)

ندوہ ایک ایسی تعلیم گاہ ہے جو اپنی تعلیمی خصوصیتوں کے لحاظ سے دوسری تعلیم گاہوں سے امتیاز رکھتی ہے - اسکا اصلی مقصد یہ تھا اور ہے کہ اس سے جو علماء فارغ التحصیل ہوکر نکلیں وہ اپنے علوم میں ماہر ہونیکے علاوہ دوسری زبانوں سے بھی (جیسے کہ انگریزی زبان ہے) بقدر کافی آشنا ہوں ' تاکہ ایک طرف وہ اشاعت اسلام جیسے مقدس اور مہتم بالشان فرض کو ادا کرسکیں ' اور دوسری طرف وہ ان غیر مذہب والوں کے حملہ سے بھی واقف ہوے اور ان کے جوابات دیتے رہیں ' جو اپنا فرض سمجھہ رہے ہیں کہ اسلام کو دنیا کی نظروں میں ایک نہایت ہی کمزور اور ضعیف مذہب ثابت کریں - " ندوہ " کا یہی وہ اعلی اور اہم فرض تھا ' جس نے مسلمانوں کو بہت جلد اپنی طرف کھینچ لیا اور ندوہ کا یہی وہ نصب العین تھا جس نے اسے اور اسلامی مدارس سے ممتاز بنا دیا -

اس ندوہ میں بدقسمتی سے ایسی بے قاعدگی شروع ہو چلی تھی ' جو بلدرجہ ندوہ کی اساس کو کمزور کررہی تھی ' اور روز بروز

اس میں کم و بیش اضافہ ہو رہا تھا کوئی شخص جسمیں تھوڑا سا بھی انصاف ہو' وہ اس خرابی کا ذمہ دار صرف موجودہ جماعت ہی کو نہیں سمجھ سکتا' بلکہ ہر ایک [illegible] ہر ایک مسلمان بھی اسکا ذمہ دار [illegible] پیش آئے کہ ندوہ کی خرابیاں آہستہ آہستہ [illegible] میں پھیلنے لگیں' اور بہت سے شہروں میں [illegible] اصلاح کے مطالبات شروع ہوگئے' اور اسلامی [illegible] اور مداخلت میں خاص طور پر [illegible] کشمکش [illegible] کی حالت [illegible] کے حس [illegible] :

اس [illegible] آن می کشد از راستہ
مسکین دلکم مانده درین کشمکش اندرا

ایسی حالت میں ضرور تھا کہ مسلمانوں کا ایک قایم مقام جلسہ کسی شہر میں جمع ہو' اس ناگوار حالت کو دور کرے' اور مسلمانوں کے ان مطالبات کو اعتدال کے ساتھہ ارکان ندوہ کی خدمت میں پیش کرے تاکہ ایکطرف ندوہ کی وہ خرابیاں جو اساسی ہیں اور جنہیں دونوں فریق بغیر اختلاف کے تسلیم کرتے ہیں دور ہوں - دوسری طرف مسلمانوں کو بھی ان اصلاحات پر اطمینان ہو جائے' اور ان کی دلچسپی اپنی اس تعلیم گاہ کے ساتھہ انہی حدود پر آجائے جنپر کہ پہلے تھی -

(دو اعتـــراض)

قوم کے بعض بزرگ ۱۰ مئی کے جلسہ پر اعتراض فرماتے ہیں کہ :

(۱) اسٹرائک کی حالت میں [illegible] جلسہ مضر تھا' اسٹرائک کے [illegible]

(۲) ہر ایک تعلیم گاہ [illegible] جماعت قوم کے خاص خاص اصول پر مقرر کرتی ہے' اس جماعت پر بھروسہ کرنا چاہیے اور چونکہ یہ جلسہ عملاً اس اعتماد کو کھونے والا ہے' اور اس سے دوسری تعلیم گاہوں کے لیے بھی مسلمانوں کی ایک عام مداخلت کی ایسی نظیر قایم ہوتی ہے جو ان کے ایک کاموں میں سد راہ ہوگی - اس لیے یہ جلسہ مفید ہونے کے بجاے مضر ہوگا - ان دونوں اعتراضوں کے جواب ذیل میں عرض کرتا ہوں :

(۱) اس جلسہ کو حقیقت میں اسٹرائک سے کچھہ تعلق نہ تھا - [illegible] معاملات پر غور کرنے کیلیے بلایا گیا تھا - تاہم [illegible] طور پر اس امر کو ظاہر کردیا کہ ۱۰ - مئی کے [illegible] کوئی تعلق نہیں ہے - چنانچہ سب سے پہلے [illegible] ۱۰ - مئی کے جلسہ کو بلانے اور دوسرے [illegible] ہوا - اسمیں جو ریزولیوشن پیش ہوا' وہ [illegible] سے متعلق تھا - ہم میں سے کسی ایک کو بھی [illegible] ہمدردی نہیں تھی - بلکہ ہم اسٹرائک کو سب سے زیادہ [illegible] کے لیے مضر سمجھہ رہے تھے - ہم نے اس جلسہ کی کارروائی کو بھی چھاپ دیا تھا - اہل اسلام نے اپنے روزانہ ہفتہ وار پرچوں میں اسے پڑھ بھی لیا تھا - اس کے بعد پھر بعض بزرگان قوم کا یہ فرمانا کہ اسٹرائک کی حالت میں جلسہ کا ہونا اس موقعہ پر مناسب نہیں تھا - کیونکہ طلبہ کو یا دوسرے اصحاب کو یہ قیاس کرنیکا موقع مل سکتا تھا کہ ۱۰ - مئی کا جلسہ اسی اسٹرائک سے تعلق رکھتا ہے' میرے خیال میں انصاف سے بالکل بعید ہے' اور اگر میرے محترم احباب معاف فرمالیں تو میں عرض کرونگا کہ میں اسے سخن پروری کی ایک ایسی قسم سمجھتا ہوں جو ان اصحاب میں اکثر پائی جاتی ہے جو غلط یا صحیح طور پر اپنی راے پر جمے رہتے ہیں' اور جو کچھہ وہ ایک مرتبہ ظاہر کردیا کرتے ہیں اس سے انحراف کرنا اپنے اصول مسلمہ کے خلاف سمجھتے ہیں - ابھی تک ۱۰ مئی کی تاریخ نہیں آئی تھی کہ بعض اصحاب کی کوشش سے اسٹرائک ختم ہوگئی' اور جلسہ کا کوئی رسمی تعلق بھی اسٹرائک سے باقی نہیں رہا - مگر کسقدر لطیف بات ہے کہ اب تک بھی ۱۰ - مئی کے جلسہ کی جرائم کی فہرست میں اسٹرائک کا جرم بھی برابر شامل کیا جا رہا ہے' اور راے کی پختگی کی وہ مثال دکھلائی جاتی ہے جو نہ پیش ہوتی تو زیادہ بہتر تھا -

(۲) دوسرے اعتراض کے متعلق گو [illegible] پچھلے مضمون میں کچھہ لکھہ چکا ہوں' مگر یہاں بھی مناسب سمجھتا ہوں کہ کچھہ عرض کروں :

ندوہ میں ابتدا سے خرابیاں پائی جاتی تھیں اور اس کا قانون اساسی اصلاح کا محتاج تھا - قانون پر سالہا سال سے عمل نہیں ہوتا تھا' ندوہ روز بروز پست ہو رہا تھا' باہمی قصوں نے اسے اور بھی نقصان پہونچا رکھا تھا - اسکی یہ حالت کم و بیش دس بیس برس سے ہو رہی تھی' اگر تھوڑی دیر کیلیے یہ فرض کرلیجیے کہ ایسی ہی حالت کسی دوسری تعلیم گاہ کی ہو تو میں دریافت کرتا ہوں کہ قوم کو اس میں مداخلت (جائز طور پر) کرنی چاہیے یا کسی اور آسمانی جماعت کا اسے انتظار کرنا چاہیے جس کے سپرد اس نے یہ خدمت کر رکھی ہے ؟ اگر فرض کرلیجیے کہ قوم اس میں مداخلت نہ کرے' تو مجھے یہ سوال کرنے کی اجازت دیجیے کہ کیا وہ اپنے فرض سے غافل نہیں سمجھی جائیگی ؟ اور کیا اس کا یہ گناہ نہیں ٹہرےگا کہ جس تعلیم گاہ کے مقصد کے ساتھہ وہ اس قدر دلچسپی رکھتی ہے اور جس کے لیے اس نے روپیے اور وقت سے مدد کی ہے' اس کی مختلف اور دیرینہ خرابیوں کے معلوم ہونیکے بعد بھی وہ خاموش ہے' اور انہیں بزرگوں پر اس کی عقدہ کشائی کا بار ڈال رہی ہے جن کے ناخن اس کے لیے کچھہ مفید ثابت نہیں ہوے ؟

اگر ہم میں سے ایک جماعت یہ چاہتی ہے کہ قوم کی طرف سے ایسی مداخلت ہو' تو اس قسم کے جلسوں کو بے معنی طور پر مضر بتانے سے بہتر ہوگا کہ وہ اپنے اپنے انسٹی ٹیوشنوں کو ایسی حالت میں نہ رکھے کہ مسلمانوں کی عام جماعت کو توجہ کرنے کی ضرورت ہو - اگر آپ چاہتے ہیں کہ طبیب آپ کو دوا نہ دے تو آپ پر لازم ہے کہ آپ اپنی صحت کو بہتر حالت میں رکھیں - اگر آپ بیمار ہوں گے اور خود آپ کی چارہ سازی آپ کیلیے مفید نہ ہو گی تو پھر طبیب کی مداخلت ناگزیر امر ہے - کیا یہ تعجب خیز بات نہیں ہے کہ آپ اپنی تدبیر سے در ماندہ ہوں' اور دوسرا آپ کو چارہ کار بتانے کے لیے کھڑا ہو تو آپ غل مچائیں کہ تمہیں مداخلت کا کوئی حق نہیں ہے ؟ اگر تم اس طرح مداخلت کروگے تو ہمارا نظام بالکل خراب ہو جائیگا ؟

(ایک دھمکی)

اس سلسلہ میں نامناسب نہ ہوگا اگر میں یہ بیان کروں کہ بعض اصحاب نے مدرسہ طبیہ کا بھی ذکر کیا ہے' اور اس طرح مجھے سمجھایا ہے کہ تم بھی ایک اسکول رکھتے ہو - اگر تمہارے اسکول کے ساتھہ بھی یہی سلوک قوم کی طرف سے ہو تو تم کیا خیال کروگے ؟ اس کے جواب میں میں التماس کرتا ہوں کہ میں اس روز اپنی خوش قسمتی سمجھونگا' جس روز ملک کا ایک قایم مقام جلسہ مجھہ سے مطالبات کریگا - اگر ایسا ہوا تو جو جواب میری طرف سے ہوگا وہ صرف اسکی شکرگذاری ہوگی اور اس کے نیک مشوروں کو قبول کرنا ہوگا - اس وقت کا انتظار کرنا بالکل ایک عبث فعل ہے - میں عرض کرتا ہوں کہ جس جماعت کا دل

جاے ' دفتر انجمن ہیئۃ میں بہ [illegible] تمام کاغذات کو ملاحظہ کرے ' اور جو نیک مشورہ وہ جاے مجھے دے ' اور پھر دیکھے کہ میں اسکے عوض میں اس جماعت کا شکر گذار ہوں گا اور اس کی نیک صلاحوں پر عمل کرونگا ' یا اس کی شکایت کروں گا اور ہیں ایسی نیک صلاحوں کو رستے اس کی [illegible] میں ڈال دونگا ؟

(جلسہ [illegible])

اس مضمون کے [illegible] ختم کر دیا ہے - اب موسومہ حصہ [illegible] کے جلسہ کے متعلق کچھ لکھنا ہے [illegible] ہوا کہ اس جلسہ کو سہولت بیان کے خیال سے دو حصوں میں تقسیم کر دیا جاے :

(۱) ۱۰ - مئی سے پہلے کے واقعات -

(۲) ۱۰ - مئی کے جلسہ کے واقعات -

جلسہ سے پہلے جو واقعات پیش آے ' انہیں بھی اختصار کے ساتھہ میں بیان کرنا چاہتا ہوں ' تاہم میں سمجھتا ہوں کہ میرا مضمون اس بحث سے ' کہ واقعات کی دونوں قسموں میں زیادہ ہیں ' کچھہ نہ کچھہ طویل ہو ہی جائیگا جس کیلیے معافی چاہتا ہوں -

(۱) دہلی میں جو ہلے یا اس سے بھی پہلے بعض حاجیاں و مقرروں ندوہ تشریف لے آے ہیں ' اور انہوں نے دہلی کے بعض اصحاب کے ساتھہ مل کر مختلف قسم کی مخالفتیں شروع کردی تھیں - چونکہ میں نے اس مضمون میں اول سے آخر تک یہ ارادہ کر لیا ہے کہ موجودہ کسی خاص شخص کا اسی وجہ کے ساتھہ نام نہ لوں - اس لیے میں صرف واقعات کو بغیر ان اشخاص کے ناموں کے جن کا تعلق ان کے ساتھہ تھا ' ذکر کرونگا ' اور اس کوتاہی کی معافی چاہونگا - ان حضرات نے جو کچھہ بھی کیا وہ حسب ذیل ہے :

(الف) اس جلسہ کی مخالفت کی غرض سے ڈپٹی کمشنر صاحب کے اجلاس میں ایک درخواست دی کہ اس جلسہ میں فساد کا اندیشہ ہے اس لیے یہ جلسہ نہیں ہونا چاہیے -

(ب) مسجد جامع میں میرا رسول مقبول علیہ الصلوۃ والسلام پر ایک جلسہ قرار پایا تھا - اس مضمون کے بیان کرنے والے چونکہ ناظم ندوہ کے حامی ہیں ' اس لیے اس کے متعلق بھی صاحب ڈپٹی کمشنر کی خدمت میں ایک عرضی بھیجی گئی تھی کہ مسجد میں فساد کا اندیشہ ہے اس جلسہ کو بھی روک دیا جائے -

(ج) میرا تقریری پرچہ جس شخص نے مسجد جامع میں بہ نسبت دلکش مضمون بیان کیا تھا ' اسی تکفیر کا فتوی مرتب کیا گیا ' جو جلسہ کے بعد شائع ہوا -

(د) اسی بزرگ نے عقائد فاسدہ کو اشتہاروں میں جواب تردید اشتعال دلانے کی کوشش کی گئی ' تا کہ جلسہ پر اس کا اثر پڑے -

(ہ) بہت سے مختلف قسم کے اشتہارات جو عامیانہ تہذیب کا نمونہ پیش کرتے ہیں ' جواب کو رقعاً فوقعاً شائع کیے گئے -

(و) یہ تجویز کی کہ ۱۰ - مئی کے جلسہ میں فساد پیدا کیا جاے تا کہ یہ جلسہ نہ ہونے پاے ' اور جو لوگ اس موسم میں اپنے اپنے گھروں کا آرام چھوڑ کر آئے ہیں ' وہ بغیر کچھہ کیے واپس چلے جائیں -

یہ اور کئی باتیں اسی قسم کی اور بہت سی باتیں (جن کا یہاں بیان کرنا ضروری ہے ' مگر میں طوالت کے خیال سے ان کا ذکر کرنا غیر مناسب سمجھتا ہوں) کی گئیں - اس لیے ندوہ کی کمیٹی نے مناسب سمجھا کہ اب جلسہ میں داخل ہونے کے لیے ٹکٹوں کا انتظام کرنا ضروری ہے - اس لیے یہ تجویز جلسہ منتظمہ میں انتظام کیلیے پاس کی گئی - یہ ضروری نہیں کہ یہی فیصلہ ہر ایک شخص اوپر کے چند واقعات کو جو "مشتے نمونہ از خروارے" کے طور پر بیان کیے گئے ہیں [illegible] ہے -

[illegible] سب سے پہلے یہ [illegible] ٹکٹ چھپوائے گئے ہو - لیکن جب یہ معلوم ہوا کہ [illegible] ٹکٹوں کی ضرورت ہو گئی ' اور انتظام کیا گیا ' چونکہ [illegible] میں وہ کل ایک ہزار ٹکٹ [illegible] کس طرح [illegible] معزز اصحاب [illegible] جو [illegible] دعوت پر تشریف لانے والے [illegible] ٹکٹ دیا گیا تھا ' بالخصوص [illegible] جو ہر ایک مجالس میں [illegible] جماعت سے مختلف [illegible] - بعدہ تکمیل انجمن خدام احمد کے [illegible] گئے ہیں ' وہ بھیجے گئے - اسیطرح کامرید کیلیے کچھہ ٹکٹ بھیجے گئے - جو ٹکٹوں کے بحسب متفرق طور پر خود لوگ آ آ کر لیتے گئے - چند ممبران کمیٹی نے اپنے اپنے احباب کیلیے ٹکٹ مانگے جو انہیں دیے گئے - ان کی تعداد بھی سو سے اوپر تھی - مدرسہ طبیہ کے جسقدر طلبہ نے وہاں جانے کی خواہش کی انہیں ٹکٹ بھیجے گئے - غالباً انکی تعداد پچاس یا ساٹھہ ہوگی - جو ٹکٹ اس لیے رکھے گئے تھے کہ ارکان ندوہ اور ان کے ساتھیوں کو دیے جائیں - اس کے ساتھہ یہ انتظام بھی کیا گیا تھا کہ جلسہ کے وقت اگر کوئی شریف صورت آئے تو اسے روکا نہ جاے - ۹ مئی کی شب کو میرے مکان پر معزز ارکان ندوہ نے یہ طے کر لیا کہ ۱۰ - مئی کے جلسہ میں وہ شریک ہونگے ' اور تمام جلسہ کے سامنے ان میں سے ایک بزرگ نے ان الفاظ میں اعلان کر دیا کہ " ارکان ندوہ نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ کل کے جلسہ میں شریک نہیں ہونگے " یہ اعلان ان تمام معزز ارکان ندوہ کی موجودگی میں [illegible] مصلحت [illegible] جو [illegible] ۱۰ - مئی کی صبح کو جلسہ [illegible] تھا ' صبح دو صاحبوں نے جو ارکان ندوہ کی طرف سے منتخب ہو رہے تھے یہ خبر دی کہ وہ لوگ شکایت کر رہے ہیں کہ ان کے پاس ٹکٹ نہیں پہنچے ' اور جلسہ کا وقت قریب ہے - میں نے اسی وقت اپنے ایک شاگرد کو ایک بزرگ ندوہ کی خدمت میں بھیجا کہ " شب کے فیصلے کی وجہ سے آپ کی خدمت میں ٹکٹ پیش نہیں کیے گئے ' اب جتنے ٹکٹ درکار ہوں ' لیجیے جائیں - نیز یہ معلوم ہونا چاہیے کہ کن کن بزرگوں کیلیے ٹکٹوں کی ضرورت ہوگی ؟ " چونکہ اس کا جواب اچھا نہیں ملا اس لیے [illegible] جلسہ میں بھیجا ' تو میں نے ان لوگوں [illegible] دروازوں پر متعین ہوے تھے یہ کہدیا کہ [illegible] یہ اپنے ساتھہ آئیں ہر گز نہ روکا [illegible] پر پہنچا دیا (اگر وہ لوگ [illegible]) ہے ایسا ہی ہوا - مگر افسوس [illegible] ٹکٹ کا ملنے کی [illegible] شکایت دہلی [illegible] کی جاتی ہے -

(ح) لکھنؤ سے جو بزرگ تشریف لائے تھے انہوں نے بطور خود اپنے قیام کا انتظام کرنا مناسب خیال کیا ' اور دہلی کی کمیٹی کو کوئی اطلاع نہیں دی - تاہم میں نے خود ان میں سے ایک ممتاز شخص سے التماس کی کہ گو آپ نے بطور خود اپنے ٹھہرنے کا انتظام فرمالیا ہے لیکن میری درخواست ہے کہ آپ مہربانی فرما کر اپنی جماعت کے قیام و طعام کے مصارف مجھے ادا کرنیکی اجازت دیجیے - انہوں نے اپنے الفاظ میں عذر فرمایا اور یہ کہا کہ یہ مناسب نہیں ہے (مجھے ان کے الفاظ ٹھیک یاد نہیں ہیں) اس کے بعد بھی بعض ذمہ دار اشخاص یہ شکایت کرتے ہیں کہ ندوہ کی حامی جماعت کی مدارات نہیں کی گئی ' اور اس کا سارا الزام دہلی کی کمیٹی کے اوپر رکھنا ہی زیادہ مناسب سمجھتے ہیں -

(باقی آیندہ)

مراسلات

مسئلۂ سود کی ترقی

سود کے متعلق میں نے ایک چند ماہ سے پبلک کو کوئی اطلاع نہیں دی تھی ' حالانکہ پبلک کا حق ہے کہ ان معاملات میں اسکو باخبر رکھا جائے لہذا مختصراً ذیل عرض کیا جاتا ہے :

(۱) سود کے بارے میں پہلی کارروائی یہ تھی کہ ۱۴ - اپریل سنہ ۱۹۱۳ ع کو لیجسلیٹو کونسل صوبجات متحدہ میں بحث کے موقع پر ایک تقریر کی تھی ' جسکو چھاپ کر انگلستان اور ہندوستان کے خاص خاص عہدہ داروں اور ایڈیٹروں کے پاس بھیجا گیا -

(۲) ایک جلسہ پراونشل کانفرنس صوبجات متحدہ کا جو بمقام فیض آباد سنہ ۱۹۱۳ ع میں ہوا تھا - اس میں سب صوبہ کے منتخب قائم مقام موجود تھے ' وہاں بالاتفاق یہ تجویز منظور ہوئی کہ ... اس سے کاشتکاروں ... کا بہت نقصان ہے ...

(۳) ... اس مسئلہ کی ... نہ اردو اور بعض انگریزی اخباروں نے ... کے متعلق اس مسئلہ پر بحث کرنی شروع کی - چنانچہ بیشمار مضامین لکھے گئے اور سنہ ۱۹۱۳ ع کی رپورٹ میں جو حصہ پریس کے متعلق ہے اس میں بیان کیا گیا ہے کہ پریس نے اس سال سود کی اصلاح پر زور دیا -

(۴) جب سے میں نے ۳۰ دسمبر سنہ ۱۹۱۲ ع سے کام شروع کیا اور آخر جلسہ اپریل سنہ ۱۹۱۴ ع تک تقریباً کوئی اجلاس کونسل کا ایسا ... جس میں مختلف سوالات سود کے بارے میں ... تعداد ۳۰ - ۴۰ سے کم نہ ہوگی -

(۵) ... زبان انگریزی میں تاریخ مسئلہ سود مرتب ... معتبر شائع ہوئی ہے اور دفتر عصر جدید ... اس کتاب میں قدیم مصریوں اور ہندوؤں ... قوانین سود کے متعلق ہوئے ہیں ان سب کا ذکر ہے ... غیر محدود سود کے حق میں بیان لیے گئے ہیں ان کو توڑا گیا ہے - انگریزی اور اردو اخبارات اور گورنمنٹ کے نقشہ جات کا اقتباس دیا گیا ہے - مجھکو افسوس ہے کہ اس کتاب کا اعلان کرنیکی فرصت نہ ملی - لیکن صوبجات متحدہ کے تمام ممبروں کو اور امپیریل کونسل کے تقریباً تمام ممبروں کو اور مشہور اردو اور انگریزی اخباروں کو اس کتاب کی ایک ایک جلد بطور ہدیہ بھیج چکا ہوں -

(۶) ۱۴ مارچ سنہ ۱۹۱۴ ع کو میں نے ایک مسودہ بنام " قانون اصلاح سود " ... پراونشل صوبجات متحدہ میں پیش کیا - اسکے متعلق کونسل میں ہز آنر لفٹننٹ گورنر کی تقریر علاوہ دس تقریریں ہوئیں - جن میں سے نصف تقریریں تائید اور نصف مخالفت میں تھیں ' لیکن مخالف تقریروں سے بھی موجودہ سود کی سختی کو تسلیم کیا گیا ... کہ سادہ قرضوں میں عدالتوں کو صرف ۱۲ آنہ فی صد سالانہ اور کفالتی قرضوں میں ۹ فیصد سالانہ سود درسود کی ڈگری کا اختیار ہوگا " اور کوئی عدالت سادہ قرضوں میں ۶ سال اور کفالتی قرضوں میں ۱۲ سال سے زیادہ کا سود نہ دلاسکے گی - اسوقت یہ مسودہ نامنظور ہوا تھا ' مگر مدراس سیلون کانفرنس میرٹھ وغیرہ بہت جگہ سے اصلاح قانون سود کا مطالبہ ہوا -

(۷) اگلے دن یعنی ۱۵ مارچ سنہ ۱۹۱۴ ع کو میں نے ایک دوسرا مسودہ قانون جسکا نام تھا " قرضداروں کی منصفانہ داد رسی کا قانون " تیار کر کے سکریٹری کونسل کو بھیجدیا - اس میں عدالتوں کو سود کے گھٹانے کا اختیار دیا ہے ... کے لیے منظور ہوئی ہیں - میں نہ ... میں موثر ... لیکن ... اور گورنمنٹ نے ... اسپر غور کر رہے ہیں - چنانچہ مسودہ ابھی تک زیر غور ہے - جو ۱۴ اپریل سنہ ۱۹۱۴ ع کو جو حال کی بحث ہو میں نے تقریر کی تھی اسمیں میں نے بتایا تھا کہ موجودہ قانون کسی طرح قائم نہیں رہسکتا - یہ تقریر ۲۴ مئی کے عصر جدید میرٹھ میں شائع ہوگئی ہے -

(۸) حال میں ایک بڑا جلسہ کلکتہ میں ہوا جسمیں ایک مشہور پادری فادر وان کی ہوگل نے لکچر دیا ' اور تمام خرابیاں جو سود کے غیر محدود ہونے سے ہوتی ہیں اور پالیٹکل انجمنوں نے میرے مسودہ قانون مقررہ دفعہ ۹ ضمن الف اور دیگر امور کے متعلق راے طلب کی -

(۹) اخبار پائنیر کی خبر ہے اور جو خط مز آنر مسٹر جیمس مسٹن نے مجھے حال میں لکھا تھا - اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ مسئلہ سود گورنمنٹ آف انڈیا میں زیر تجویز ہے - تائیدی تقریروں میں آنریبل راجہ کشل پال سنگھ بہادر کی تقریر مندرجہ عصر جدید ۸ مئی سنہ ۱۹۱۴ ع اس قابل ہے کہ صاحبان اخبار اسکو نقل فرماویں -

(۱۰) میں اس کشمکش جنگی کے ذریعہ نہایت زور کے ساتھ صاحبان اخبار اور پبلک سے اپیل کرتا ہوں کہ گورنمنٹ کے ہاتھ مضبوط کرنے کے واسطے اس معاملہ پر مضامین لکھیں ' اور جلسے کریں کیونکہ جبتک عام خواہش نہ معلوم ہو گورنمنٹ مجبور ہے کہ نیا قانون نہ بنائے - جہاں کہیں جلسہ ہو اسکی روئداد جس اخبار میں درج کی جاے خواہ وہ پرچہ میرے پاس بھیجدیا جاے یا اس قسم کی روئداد عصر جدید میں درج کرنے کے لیے بھیجدی جاے -

غلام الثقلین میرٹھ - سعید منزل

ترجمہ اردو تفسیر کبیر

تاريخ حيات اسلاميہ

مسلمانان [illegible] الہلال

[illegible] نے اپنے علاقہ [illegible] ميں رکھا ہے جہاں مسلمان اسلام کے طريق اور نام تک سے بيزار ہيں' ايسے لوگوں سے پھر کيا اميد ہو سکتي ہے ؟ بتوں اور ديوتوں کي پرستش کرتے ہيں اور جملہ رسومات ہندوں کے ملاحظہ کرتے ہيں - اگر انکو منع کيا جاوے کہ تم مسلمان ہوکر ايسا کيوں کرتے ہو ؟ تو کہتے ہيں کہ ہمارے آبا و اجداد ايسا ہي کرتے آے ہيں - ہم ايسا ہي کرينگے - ہر چند تلقين کي جاتي ہے مگر نہيں سنتے' اور علانيہ رسومات شنيعہ ميں شريک ہوتے ہيں - مسلمانوں کي يہ حالت ديکھکر سواے افسوس اور رنج کے کچھہ نہيں ہو سکتا - نام تو ان مسلمانوں کے ابراہيم' عبد الرحمان وغيرہ ہوتے ہيں' مگر لعل رام لعل وغيرہ کہا کرتے ہيں - باوجود اس قحط الرجالي کے ايک خريدار کا پيدا کرنا بھي معلوم ہوتا ہے - [illegible] تھا کہ ايک [illegible] دار جو محمد [illegible] ميں [illegible] ملاقي ہوا' اور ان سے [illegible] الہلال کي [illegible] پيش کيا گيا بہت [illegible] قسم کے بعد انہوں نے خريداري اختيار کي منظور کي -

خاکسار محمد علي چشتي مسب ازميبر خريدار الہلال نمبر ٢٠٨٣

اخبار الہلال کے آخري ہفتہ کا مضمون اخبار ميں پڑھکر ميں بہت مضطرب ہوا' اور تا بار کوشش کرتا تھا کہ بتعداد کثير خريدار فراہم کروں - شکر ہے خداوند کريم کا کہ مجھے اپني کوشش ميں کاميابي ہوي - سردست چار اصحاب خريداري پر آمادہ ہوے ہيں -

محمد خليل اللہ شريف - تحصيلدار تعلقہ نظام آباد - دکن

مدا معجزا کے جواب ميں ہر ہفتہ ايک ہندوستان کے ہر گوشہ سے بلند ہوتي ہے" اوس سے جو حضرات واقف ہيں جنکو اخبار الہلال ديکھنے کا فخر حاصل ہے - اوسکے بقا کي ضرورت کا ہر مخلص قائل ہے - چنانچہ اس معاملہ ميں درد مند دل رکھنے والے اصحاب نے خامہ فرسائي کي ہے - اس کے بعد مجھہ ہيچمدان کا اس بارے ميں کچھہ لکھنا گويا تم ہوگي کا اظہار کرنا ہے' اسليے ميں صرف يہ دعا کرتا ہوں کہ خدا وند کريم اپنے حبيب پاک کے صدقہ سے اخبار الہلال کي اشاعت و آپ کي خواہش سے زيادہ ترقي عطا فرماوے کہ اسکا ہونا وجود مسلمانان ہند کيليے کي المخصوص ايک رحمت سے کم نہيں ہے - اگر خدا نخواستہ يہ رسالہ بند ہوجاے تو جو زندگي کے آثار مسلمانان ہند ميں پيدا ہوچلے ہيں' وہ بہت نابود ہوجائينگے -

مجھ سے في الحال چار خريدار حاصل ضلع نظام آباد ميں مہيا ہوے ہيں اور خدا چاہے تو عنقريب اور خريدار بھي مہيا کيے جائينگے - وي پي روانہ کر ديجيے -

خاکسار احمد محي الدين حسين - مددگار ناظم جنگلات مستقر نظام آباد - خريدار نمبر (١٨٣١) -

ايک خريدار حاضر ہے -

نياز محمد خريدار نمبر ٣٩٢٠

براہ مہرباني [illegible] مندرجہ ذيل تين صاحبوں کے نام ايک ايک سال کے ليے [illegible]

[illegible] محمد - ماسٹر اسکول گل اماں

بالفعل ايک خريداري پيش کرتا ہوں - مزيد کوشش جاري ہے - [illegible]

مہرباني [illegible] الہلال [illegible] کے نام جاري کر [illegible]

محمد [illegible] - [illegible] خريدار الہلال نمبر ٣١٠٣

مندرجہ ذيل دو اصحاب کے نام الہلال جاري کرديں - اور قيمت بذريعہ وي - پي - وايسال وصول فرمائيں - اس سے پہلے ايک خريدار بھيج چکا ہوں -

خاکسار محمد سعيد - اسسٹنٹ انجنير پشاور

مندرجہ ذيل چار اصحاب کے نام ايک سال کيليے وي پي الہلال ايسال فرما کر ممنون فرمائيں -

محمد يار علي ٨٨٢ - خريدار نمبر ٣٨٩١ از بہاول نگر

الہلال کو پبلک جس عزت کي نظر سے ديکھتي ہے اسکا اظہار اب يہ کيا جاے تو بجاے خود ايک نوع کي نا شناسي ہے - [illegible] زبان و قلم ميں [illegible] کسي قومي [illegible] کے متعلق [illegible] تعالے سے دعا ہے [illegible] جاري [illegible] قوم کي مساعدت [illegible]

الہلال کے دو پرچہ بذريعہ وي پي حسب ذيل پتہ پر روانہ فرمائيں -

آپکا خادم

محمد رضا حسين از لہر ميدہ ضلع ورنگل - علاقہ نظام

نوٹس بنام والدين طلباء مدرسة العلوم علي گڈھ

مہربان طلباء اسکول کي لوٹے والدين کو ان کو کچھہ پريشاني ہے جو حال ميں اسکول ميں وقوع ميں آئے ہيں کسيقدر پريشاني ہے - لہذا حسب ذيل اطلاع انکي [illegible] واسطے شائع کيجاتي ہے :

(١) بتاريخ ٢٠ جون سنہ ١٩١٣ع [illegible] ايک لڑکے کو ہيضہ ہوا' اور اوسي روز [illegible]

(٢) ٩ جون [illegible] باورچي خانہ کا [illegible] ہوا' اور فوراً اچھا ہوگيا -

(٣) سرفراز بورڈنگ ہوس بند کرديا گيا ہے [illegible] کے لڑکے منظور بورڈنگ ميں منتقل کرديے گئے -

(٤) منظور ہاوس کا باورچي خانہ بند کرديا گيا' اور لڑکوں کو سلم کے باورچي خانہ سے کھانا پکوا کر کھلايا جاتا ہے -

(٥) صرف دو ايسے کيس وقوع ميں آئے اور اوسکے بعد پھر ہر ايک قسم کي احتياط کيجا رہي ہے' تاکہ کوئي بيماري پھر نہو -

(٦) والدين کو کسي قسم کي پريشاني اپنے لڑکوں کے بارے ميں نہ کرنا چاہيے -

(٧) لہذا اون والدين سے جنہوں نے اپنے لڑکوں کو بلا ليا ہے درخواست کيجاتي ہے کہ فوراً انکو روانہ اسکول کرديں' تاکہ جو نقصان انکي تعليم کا ہو رہا ہے آيندہ نہو -

قائم مقام ہد ماسٹر محمدن کالج اسکول علي گڈھ

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBG. HOUSE, 14 MCLEOD STREET CALCUTTA